سوال

دریائی گھوڑا ذي ناب میں آتا ہے وہ کس دلیل کی بنا پر حلال ہے ؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

درج ذیل دلائل کی بنا پر دریائی گھوڑا حلال ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (168)

اے لوگو! ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال، پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

اور فرمایا :

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (الأنعام: 119)

حالانکہ بلاشبہ اس نے تمھارے لیے وہ چیزیں کھول کر بیان کر دی ہیں جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔

اللہ تعالی نے دریائی گھوڑے کو حرام نہیں قرار دیا لہذا حلال ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ (المائدة: 96)

تمھارے لیے سمندر کا شکار حلال کر دیا گیا۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں سمندر کے شکار کو حلال قراد دیا گیا ہے، اس میں سمندر کا ہر قسم کا شکار آجاتا ہے چاہے وہ مچھلی ہو یا کوئی اور چیز۔

سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول (ﷺ) سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ (پینے کے لیے) تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کرنے لگیں، تو پیاسے رہ جائیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ (سنن أبي داود، الطهارة: 83، سنن ترمذي، أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: 69) (صحیح)

سمندر کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر کا مردار حلال ہے چاہے وہ مچھلی ہو یا کوئی اور چیز۔

ویسے بھی جب خشکی کا گھوڑا حلال ہے تو دریائی گھوڑا تو بالاولیٰ حلال ہوگا۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی